جلد ۲۹ | ۲۵ احسان ۱۳۲۰ ہش | ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ | ۲۵ جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۴۱

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ

یورپ کے حیرت انگیز انقلابات ایک مومن کی نگاہ میں

یورپ میں حیرت انگیز انقلابات رونما ہو رہے ہیں۔ اور حالات میں اس سرعت کے ساتھ تغیر ہو رہا ہے۔ کہ اس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں مل سکتی۔ افراتفری کا عالم ہے کوئی کسی کا دوست ہے۔ نہ کوئی کسی کا ہمدرد اور ساتھی ہے۔ سب خودغرضی کے بندے ہیں۔ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہے۔ کوئی ضمانت اس امر کی نہیں۔ کہ آج کا دوست کل کو دشمن ثابت نہ ہوگا۔ تہذیب و تمدن دوستی و رفاقت کی حدود بہت بُری طرح توڑ دی گئی ہیں۔ پاس عہد۔ اور قول و قرار کے کوئی معنے نہیں۔ شرافت۔ انسانیت اخوت۔ رواداری اور عزت نفس کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔ نازی اور فسطائی قوتیں یورپ کو وحشت اور درندگی کے سیلاب میں غرق کرنے پر تُلی ہوئی ہیں اور ایک عالمگیر بے چینی اور بے اطمینانی مستولی ہے۔ دلوں سے سکینت اور سکون مفقود ہے۔ اضطراب و انتشار پھیلا ہوا ہے۔ ایک قیامت کا سماں ہے۔ ہر ایک دوسرے کو غارت کر دینے کی فکر میں ہے قومیں قوموں کے اور ملک ملکوں کے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔

کیسا عبرت انگیز انقلاب ہے۔ کہ جون ۴۰ء میں برطانیہ اور فرانس متحد و متفق تھے۔ ایک کی جگہ دوسرا اپنا خون بہا رہا تھا۔ اور دونوں مل کر جرمنی سے نبرد آزما تھے۔ دونوں شیر و شکر تھے۔ اور بار بار یہ اعلان کیا جاتا تھا۔ کہ ان کے اتحاد میں کوئی چیز خلل انداز نہیں ہوسکتی۔ لیکن آج صرف ایک سال کے بعد فرانس اور برطانیہ کے فرزند شام میں ایک دوسرے پر حملہ آور ہیں۔ پھر یہی نہیں بلکہ فرانس کے فرزندوں کی آپس میں ٹھن چکی ہے۔ جنرل ڈیگال کی فرانسیسی فوجیں مارشل پیتاں کے فرانسیسی سپاہیوں پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے لئے بے قرار ہیں۔

پھر ایک تازہ انقلاب اور حیرت انگیز انقلاب روس پر جرمنی کی چڑھائی ہے۔ کل تک یہ دونوں اتحادی تھے۔ چنانچہ ایک روز پیشتر کے اخبارات میں دونوں کے مابین ایک نئے معاہدہ کا چرچا تھا۔ اور دونوں میں تصادم کی خبروں کی پُر زور تردید ماسکو اور برلین سے کی جا رہی تھی۔ ۲۳ اگست ۳۹ء کو دونوں میں ایک معاہدہ عدم اقدام جارحانہ کے متعلق ہوا تھا۔ یعنی دونوں شرفاء نے یہ عہد کیا تھا۔ کہ ایک دوسرے پر حملہ نہ کریں گے جرمنی نے جب پولینڈ فتح کیا۔ تو آدھا حصہ بیٹھے بٹھائے روس کو پیش کر دیا۔ فن لینڈ پر قبضہ میں جرمنی نے روس کی امداد کی۔ اور بالٹک کی کمزور ریاستوں پر روسی قبضہ کو جائز تسلیم کر لیا۔ آغاز جنگ سے پیشتر ہی برطانیہ نے روس کے ساتھ سمجھوتہ کی کوشش کی۔ اور دونوں میں عرصہ تک بات چیت بھی ہوتی رہی۔ لیکن روس اس پر آمادہ نہ ہوا۔ اور جرمنی کے ساتھ اس کی طرف سے بغیر کسی خاص کوشش کے اس نے سمجھوتہ کر لیا۔ اس کے بعد بھی برطانیہ ساعی رہا۔ کہ روس اس سے کوئی معاہدہ کرے۔ سر سیفورڈ کرپس برطانیہ کے کمیونسٹ بطور سفیر روس میں متعین رہے۔ مگر ان کی کوششیں بھی بار آور نہ ہوئیں۔ روس بلقانی ممالک کے ساتھ جنگ میں جرمنی کی مدد کرتا رہا۔ اور اسے سامان مہیا کرتا رہا۔ بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ رائل ایر فورس کی بمباری سے بچنے کے لئے جرمنی نے روس میں اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم کر رکھی تھیں۔ جرمنی نے بسربیا اور بکوونیا کے صوبے رومانیہ سے چھین کر روس کے حوالے کر دیئے۔ اس طرح دونوں میں بظاہر محبت کی پینگیں چڑھ رہی تھیں۔ اور دنیا سمجھ رہی تھی۔ کہ شائد اب دونوں مل کر ایشیاء کی طرف کوئی قدم اٹھائیں گے۔ کہ ۲۲۔ جون کی صبح کو چار بجے بغیر کسی انتباہ و مطالبات پیش کرنے کے اور بغیر اعلان جنگ کرنے کے جرمنی نے روس پر چڑھائی کر دی۔ ادھر اسی روز روسی سفیر مقیم لنڈن برطانوی وزیر خارجہ کے آستانہ پر جا دھمکے۔ اور امداد کی درخواست پیش کر دی۔ چنانچہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ وہ روس کو پوری پوری مدد دیں گے۔

ان انقلابات کو دیکھ کر ایک مومن کو ایک طرف تو اس امر پر یقین ہو جاتا ہے کہ حالات کو بدلتے دیر نہیں لگتی۔ اور دنوں میں تبدیلیاں آناً فاناً ہوسکتی ہیں۔ وہ لوگ جو دنیا کی موجودہ مادہ پرستی کو دیکھ کر اسلام کے تفوق اور غلبہ سے مایوس ہونے لگتے ہیں۔ انہیں دنیا کے ان تغیرات اور انقلابات میں امید کی ایک کرن نظر آسکتی ہے اور وہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اگر دنیوی حالات میں اس قدر غیر متوقع اور فوری تغیرات ممکن ہیں۔ تو روحانیت میں ان کا امکان بدرجۂ اولیٰ ہے۔ کیونکہ روحانی تبدیلی صرف دل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی تباہی کے زیادہ سے زیادہ سامان خدا تعالیٰ کی خاص مصلحت کے ماتحت ہو رہے ہیں اور وہ مصلحت سوائے اس کے کیا ہوسکتی ہے کہ گمراہ مخلوق کو اپنے خالق کے آستانہ پر جھکایا جائے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ احسان ۱۳۲۰ہش. سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج حرارت اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کریں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ضعف کے علاوہ انتڑیوں میں شدید درد ہے دعائے صحت کی جائے ؛

ریویو

مسلمانوں کا نصب العین

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن نے "مسلمانوں کا نصب العین" کے نام سے ایک رسالہ جو چھوٹے سائز کے ۵۲ صفحات پر مشتمل ہے حال ہی میں شائع فرمایا ہے۔ اس میں انہوں نے نہائت خوش اسلوبی کے ساتھ اس امر پر بحث کرتے ہوئے کہ اگر مسلمان اپنی اصلاح کر لیں تو تمام جہان کے مصلح بن سکتے ہیں صداقتِ احمدیت کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی ترقی کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اگر وہ قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں کی طرح دنیا پر چھا جانے اور لوگوں کے قلوب میں ایک تغیر عظیم پیدا کرنے کے خواہشمند ہیں۔ تو انہیں احمدیت میں شامل ہو کر روحانی برکات سے متمتع ہونا چاہیئے آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ملفوظات بھی درج کئے ہیں۔ یہ کتاب صرف ایک کارڈ لکھنے پر "انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن" سے مفت مل سکتی ہے۔ جناب سیٹھ صاحب کی خواہش ہے۔ کہ اس رسالہ کو مختلف زبانوں میں شائع فرمائیں۔ اس لئے جو جماعتیں یا دوست اپنی ملکی زبان میں اس کی اشاعت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اس بارہ میں جناب سیٹھ صاحب سے خط و کتابت کریں۔

جناب سیٹھ صاحب تبلیغ احمدیت میں جس سرگرمی سے مصروف ہیں وہ نہائت قابلِ قدر ہے۔ احباب کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ سیٹھ صاحب موصوف کی عمر اور مال میں برکت دے۔ تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ تبلیغ احمدیت کر سکیں ؛

ملک غلام رسول خان شوق کا جدید تقرر

علمی اور ادبی حلقوں میں عموماً اور تعلیمی اداروں میں خصوصاً یہ خبر انتہائی مسرت و انبساط سے سنی گئی ہے۔ کہ محکمہ تعلیم پنجاب کے مایۂ ناز رکن ملک غلام رسول خانصاحب شوق ایم۔ اے بی۔ ای۔ ایس کو راولپنڈی ڈویژن کے مدارس کا انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ شوق صاحب اپنی خوش اخلاقی۔ قابلیت اور لیاقت کی وجہ سے غیر معمولی شہرت کے مالک ہیں۔ ان کے اس جدید تقرر پر ہر طرف اظہار استحسان کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ شوق صاحب کی تشریف فرمائی ملازمین اور عوام کے لئے بابرکت ثابت ہوگی۔ ہم اس تقرر پر ملک صاحب کی خدمت میں ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں اور ان کے ازدیاد اقبال اور درازیٔ عمر کے لئے ایزد متعال سے دعا مانگتے ہیں

(نامہ نگار)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ خدا تعالیٰ پر عدم یقین کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے

"جو لوگ ہر روز نئے گناہ کرتے ہیں۔ وہ گناہ کو حلوے کی طرح شیریں خیال کرتے ہیں۔ ان کو خبر نہیں کہ یہ زہر ہے۔ کیونکہ کوئی شخص سنکھیا جان کر نہیں کھا سکتا۔ کوئی شخص بجلی کے نیچے نہیں کھڑا ہوتا۔ اور کوئی شخص سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا اور کوئی شخص کھانا شکی نہیں کھا سکتا۔ اگرچہ اس کو کوئی دو چار روپے بھی دے۔ پھر باوجود اس بات کے جو یہ گناہ کرتا ہے۔ کیا اس کو خبر نہیں ہے۔ پھر کیوں کرتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا دل مقر یقین نہیں کرتا۔ اس واسطے ضرور ہے آدمی پہلے یقین حاصل کرے۔ جب تک یقین نہیں غور نہیں کرے گا۔ اور کچھ نہ پائے گا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے پیغمبروں کا زمانہ بھی دیکھ کر ان کو ایمان نہ آیا۔ اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ انہوں نے غور نہیں کی۔ دیکھو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً ہم عذاب نہیں کیا کرتے جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں۔ اور واذا اردنا ان نھلک قریۃً امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرناھا تدمیرا۔ پہلے امرا کو اللہ تعالےٰ مہلت دیتا ہے وہ ایسے افعال کرتے ہیں۔ کہ آخر ان کی پاداش میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ ان باتوں کو یاد رکھو اور اولاد کی تربیت کرو زنا نہ کرو کسی شخص کا خون نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ نے ساری عبادتیں ایسی رکھی ہیں۔ جو بہت عمدہ زندگی تک پہونچاتی ہیں۔" (البدر ۳۱ جولائی ۱۹۰۳ء)

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا تبلیغی جلسہ

۲۷ جون ۱۹۴۱ء کو ۹ بجے شام جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوگا۔ جس میں غیر مسلم لیکچراروں کے علاوہ مولوی اللہ دتا صاحب بھی تقریر کریں گے۔ ۲۸ جون کو پہلا اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ منعقد ہوگا۔ اور دوسرا اجلاس زیر صدارت چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ۔ ان دونوں اجلاسوں میں مختلف مضامین پر سلسلہ کے مبلغین اور دوسرے اصحاب تقریریں کرینگے ۲۹ جون کو پہلا اجلاس زیر صدارت خان بہادر نواب چوہدری محمد الدین صاحب منعقد ہوگا۔ دوسرا اجلاس زیر صدارت مرزا احمد بیگ صاحب اور تیسرا زیر صدارت میر محمد بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ان اجلاسوں میں بھی اہم مذہبی مسائل پر تقریریں ہوں گی ۳۰ جون کو تبلیغی کانفرنس زیر صدارت جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوگی۔ جس میں ضلع سیالکوٹ کی احمدی جماعتوں کے امرا اور سیکرٹریان تبلیغ اور پریذیڈنٹ صاحبان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ مہمانوں کی خوراک اور رہائش کا انتظام بذمہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ ہوگا۔ احباب کثرت سے شریک ہوں۔ قاسم الدین از سیالکوٹ

چندہ جلسہ سالانہ و خاص کے متعلق ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کو فارم وعدہ کنندگان چندہ جلسہ سالانہ و خاص ارسال کئے جا چکے ہیں۔ مگر ان کے پُر ہو کر آنے کی رفتار بہت سست ہے۔ اس لئے عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے وعدے فارموں میں درج کر کے جلد تر ارسال کریں۔ نیز ماہ بماہ وصولی کا بھی انتظام کریں۔ تاکہ اکٹھی رقم دینے میں دقت نہ ہو۔ ناظر بیت المال

مسئلہ جنازہ کی حقیقت اور غیر مبائعین

فتاوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحیح مفہوم

(۲)

حضرت امیر المومنین کے حوالوں میں تحریف

جناب مولوی محمد علی صاحب نے امام بہرحال احمدی ہونا چاہیئے کی شرط کو حذف کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ جات میں سخت ناواجب تصرف سے کام لیا ہے۔ اور انہوں نے جو عذر اس بارہ میں پیش کیا ہے۔ وہ صحیح نہیں ہے لیکن قطع نظر اس کے میں جناب مولوی صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے پہلے ٹریکٹ "ثالث بننے کی دعوت" میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ جات میں انہوں نے جس تحریف اور قطع و برید سے کام لیا ہے۔ اس کے لئے ان کے پاس کیا عذر ہے۔ حضرت میاں صاحب موصوف نے اپنی کتاب "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں مفصل بحث کرتے ہوئے جناب مولوی محمد علی صاحب کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ جات کے متعلق تحریف اور قطع و برید کو نہایت صفائی اور وضاحت سے نمایاں فرما دیا ہے۔ کیا جناب مولوی صاحب کو اس تحریف و کتر بیونت کے متعلق بھی کوئی عذر سوجھا ہے۔ میرا دعوےٰ ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب کوئی معقول عذر پیش نہیں کر سکتے۔

تازہ تحریف

ناظرین کرام میں بتا چکا ہوں۔ کہ جناب مولوی صاحب نے اس قطع و برید کے طریق کو باوجودیکہ حضرت میاں صاحب موصوف نے انہیں ان کی اس اخلاقی کمزوری کی طرف مؤثر طریق سے بار بار توجہ دلائی ہے۔ ابھی تک ترک نہیں کیا۔ چنانچہ انہوں نے تازہ دو ورقہ ٹریکٹ میں بھی ویسے ہی قطع و برید سے کام لے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ جات کے اصل مفہوم کو پبلک کی نگاہ سے چھپانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ حضرت میاں صاحب موصوف کی کتاب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو تین حوالے جناب مولوی صاحب نے نقل کئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک حوالہ میں سے اس حصہ کو جو اس حوالہ کی تشریح اور اس کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے بطور بیان تھا۔ عمداً حذف کر دیا ہے۔

پہلے حوالہ میں تحریف

جناب مولوی صاحب پہلا حوالہ یوں پیش کرتے ہیں:-

"اگر میت مجوب الاحوال ہو۔ اور جہری دشمن نہ ہو۔ اس نے کبھی علانیہ تکفیر و تکذیب نہ کی ہو۔ تو کچھ ڈر نہیں۔ اس کا جنازہ اگر پڑھ لیا جائے۔"

(الحکم ۱۷- جنوری ۱۹۰۸ء)

مباحثہ راولپنڈی میں غیر مبائع مناظر نے یہ حوالہ اسی قدر پیش کیا تھا۔ حضرت میاں صاحب نے "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" میں اس غیر مبائع مناظر کے ناواجب تصرف کو آشکار کرتے ہوئے فرمایا۔

"افسوس کی بات ہے۔ کہ فریق مخالف نے اسے ناواجب تصرف کے ساتھ یعنی کچھ حصہ بدل کر اور کچھ حذف کر کے پیش کیا ہے"

انتہائی تعجب کا مقام ہے۔ کہ اس انتباہ کے باوجود مولوی محمد علی صاحب نے اس حوالہ کو اپنے مناظر کی طرح اس کے آخری حصہ کو حذف کر دیا ہے۔ چنانچہ حذف کردہ عبارت یوں ہے:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا ہے۔ مگر وہ آپ کے لشکر میں ملا جلا تھا۔ جہری مکذب نہ تھا۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اسی حد تک ہے۔ کہ جب تک کچھ تصدیق کی بو ہو۔ جہری مکذب نہ ہو۔ ورنہ کہیں ثابت نہیں۔ کہ ابو جہل کا جنازہ آپ نے پڑھا ہو۔ یا ابو طالب کا ہی پڑھا ہو"

حضرت میاں صاحب موصوف نے "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" کے صفحہ ۴۶ تا صفحہ ۵۳ میں اس حوالہ کی تشریح میں ایک نہایت مبسوط اور پُرمغز مضمون رقم فرمایا ہے جس کا چند فقروں میں خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف ایسے مصدق کے جنازہ کی اجازت دی ہے۔ جو احمدیوں میں احمدیوں کی طرح ملا جلا رہتا ہو۔ نہ تو وہ ابو جہل کے ٹائپ کا ہو۔ اور نہ ابو طالب کے ٹائپ کا۔ یعنی جنازہ کے جواز کے لئے متوفی میں ایک صفت تو یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اس نے قولاً و فعلاً کبھی تکذیب احمدیت نہ کی ہو۔ کیونکہ علانیہ تکذیب کے الفاظ قولی اور فعلی ہر قسم کی تکذیب پر مشتمل ہیں۔ دوسری صفت اس میں یہ ہونی چاہیئے۔ کہ وہ احمدیت کا برملا مصدق ہو۔ یعنی احمدیت کی تصدیق کی بُو اس سے محسوس ہو۔ اور ان صفات کے بالمقابل کوئی دُوسری صفت جو ان صفات کو جھٹلانے والی ہو۔ اور تصویر کا دُوسرا رُخ پیش کرنے والی ہو۔ اس میں نظر نہ آتی ہو۔ بلکہ اس لحاظ سے وہ مجوب الاحوال ہو۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ صرف اسی حد تک قرار دیا ہے۔ لہذا جو شخص تصدیق احمدیت کے مقام سے نیچے گرا ہوا ہو۔ اور احمدیوں میں مذہبی لحاظ سے ملا جُلا نہ رہتا ہو۔ اس کے جنازہ کی اجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کی رُو سے ثابت نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوجہ عدم تصدیق اپنے چچا ابو طالب کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ جو آخر دم تک آپ کے ہمدرد اور خیر خواہ رہے۔

پس اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ صرف ایسے ہی مصدق کے جنازہ کی اجازت دی ہے۔ جس کا مذہبی اختلاط احمدیوں سے ثابت ہو۔ اور یہ ظاہر ہے ایسے شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مصدق ہونے کی وجہ سے احمدی کے حکم میں رکھ کر ہی اس کے جنازہ کی اجازت دے رہے ہیں۔ پس یہی فتوےٰ بہرحال درست ثابت ہوا۔ کہ جنازہ صرف احمدی کا جائز ہے۔ نہ کہ غیر احمدی کا۔

اب ناظرین غور کر سکتے ہیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک مفسر قرآن ہونے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس حوالہ سے کیسا ناواجب سلوک کیا ہے۔ کہ حضور تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کے ماتحت صرف ایسے مصدقِ احمدیت کا جنازہ جائز قرار دیتے ہیں۔ جو احمدیوں میں احمدیوں کی طرح ملا جلا رہتا ہو۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب اس سے ہر ایسے غیر احمدی کا جنازہ جائز دکھانا چاہتے ہیں۔ جو مصدق نہ ہو اور اسی لئے انہوں نے اس حوالہ کا تشریحی حصہ حذف کر دیا۔

دوسرے حوالہ میں تحریف

دوسرا حوالہ حضرت میاں صاحب کی کتاب سے جناب مولوی صاحب یوں پیش کرتے ہیں:- کہ

"اگر متوفی بالجہر مکذب و مکفر نہ ہو تو اس کا جنازہ پڑھ لینے میں حرج نہیں"

اس حوالہ سے ملحقہ تشریحی عبارت کو بھی جناب مولوی صاحب نے دانستہ حذف کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے آگے فرماتے ہیں:-

"کیونکہ علام الغیوب خدا کی ذات پاک ہے۔ جو لوگ ہمارے مکفر ہیں۔ اور ہم کو صریحاً گالیاں دیتے ہیں۔ ان سے السلام علیکم مت لو۔ اور نہ ان سے مل کر کھانا کھاؤ۔ جو شخص ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں نہ ادھر کا ہوں۔ نہ اُدھر کا ہوں۔ اصل میں وُہ بھی ہمارا مکذب ہے۔ اور جو ہمارا مصدق نہیں اور کہتا ہے۔ میں ان کو اچھا جانتا ہوں وُہ بھی مخالف ہے۔ ایسے لوگ اصل میں منافق طبع ہوتے ہیں۔ ان کا یہ اصول ہوتا ہے

با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

ان لوگوں کو خدا سے تعلق نہیں ہوتا۔ بظاہر کہتے ہیں۔ ہم کسی کا دل دکھانا نہیں چاہتے۔ مگر یاد رکھو۔ جو شخص ایک طرف کا ہوگا اس سے کسی کا دل ضرور دکھے گا"

اس حوالہ کی تشریح حضرت میاں صاحب موصوف نے مسئلہ جنازہ کی حقیقت صفحہ ۱۶۱ تا صفحہ ۱۶۷ میں فرمائی ہے۔ اور اس حقیقت کو روشن کر دیا ہے۔ کہ اس حوالہ میں بھی صرف ایسے مصدق کے جنازہ کی اجازت دی گئی ہے جو احمدیت کی طرف کا ہو۔ نہ کہ غیر احمدیوں کیطرف کا۔ کیونکہ اس میں صرف ایسے متوفی کا جنازہ جائز قرار دیا گیا ہے۔ جو مکذب نہ ہو۔ اور جو شخص یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں نہ ادھر کا ہوں نہ ادھر کا۔ اسے بھی مکذب قرار دیا گیا ہے۔ اور جو مصدق نہیں اور کہتا ہے۔ میں ان کو اچھا جانتا ہوں۔ اسے بھی مخالف کہا گیا ہے۔ مکذب کے جنازہ کو جناب مولوی محمد علی صاحب بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔ پس اس حوالہ کی رو سے بھی صرف ایسے شخص کا ہی جنازہ جائز سمجھا جا سکتا ہے۔ جو ادھر کا ہو نہ کہ ادھر کا۔ یعنی احمدیت کی طرف کا ہو مخالفین کی طرف کا نہ ہو۔ یعنی احمدیت کا مصدق ہو۔ اور انہیں سے مذہبی تعلق رکھتا ہو۔ اور ایسا شخص یقیناً احمدیوں کے حکم میں ہے۔

بالجہر مکذب سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نہیں۔ کہ ایسا شخص دل میں بے شک مکذب ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک فتوے میں صاف فرماتے ہیں۔

"اگر اس سلسلہ کا مخالف تھا۔ اور ہمیں برا کہتا اور برا سمجھتا تھا۔ تو اس کا جنازہ نہ پڑھو" (فتاوے احمدیہ صفحہ ۱۱۸)

پس جس شخص کے عمل سے یہ پتہ چلتا ہو۔ کہ وہ دل سے آپ کا مخالف ہے اور دل میں عدم تصدیق کے خیالات رکھتا ہے۔ اس کا جنازہ بھی ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ خواہ وہ زبان سے اچھا ہی کہتا ہو۔ پس جو شخص دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برا نہیں سمجھتا احمدیوں میں احمدیوں کی طرح ملا جلا رہتا ہے۔ غیر احمدیوں سے اس کا کوئی مذہبی تعلق نہیں۔ اور مزید برآں وہ احمدیت کا مصدق ہے۔ تو ایسے شخص کے جنازہ کی اجازت حکماً احمدی ہونے کی وجہ سے ہوگی۔ اندریں حالات اس فتوے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر احمدی کا جنازہ جائز قرار دیا ہے سراسر تحکم ہے۔

لیکن چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب اس فتوے سے غیر احمدی کا جنازہ جائز ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے حوالہ کی پہلی سطر تو پیش کر دی۔ لیکن اس کا اگلا حصہ دانستہ چھوڑ دیا۔ جس میں حضور نے ایسے شخص کو بھی "دراصل مکذب" قرار دیا ہے۔ جو اپنے قول اور عمل سے یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ نہ ادھر کا ہے نہ ادھر کا۔ بلکہ جو شخص مصدق نہ ہو۔ اور کہے میں انہیں اچھا جانتا ہوں۔ اسے بھی مخالف قرار دیا ہے۔

اگر جناب مولوی محمد علی صاحب یہ حوالہ تمام ناظرین ٹریکٹ کے سامنے پیش کر دیتے۔ تو پھر وہ یہ مغالطہ نہیں دے سکتے تھے۔ کہ گویا اس فتوے میں غیر احمدی یعنی منکر احمدیت کا جنازہ جائز قرار دیا گیا ہے۔ پس انہوں نے حوالہ کا اصل مفہوم لوگوں کی نگاہ سے مخفی رکھنے کے لئے تشریحی الفاظ کو عمداً حذف کر دیا۔

تیسرے حوالہ میں تحریف

جناب مولوی صاحب نے تیسرا حوالہ حضرت میاں صاحب کی کتاب سے یوں پیش کیا ہے۔

"ایک صاحب نے پوچھا ہمارے گاؤں میں طاعون ہے۔ اکثر مخالف مکذب مرتے ہیں۔ ان کا جنازہ پڑھا جائے کہ نہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ فرض کفایہ ہے۔ اگر کنبہ میں سے ایک آدمی بھی چلا جائے۔ تو ہو جاتا ہے۔ مگر یہاں تو ایک طاعون زدہ ہے۔ دوسرے وہ مخالف ہے خواہ مخواہ تداخل جائز نہیں۔"

(بدر ۱۵ مئی ۱۹۰۳ء)

جو حصہ اس حوالہ کا جناب مولوی صاحب نے کاٹا ہے وہ یہ ہے۔

"خدا فرماتا ہے کہ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو۔ اگر وہ چاہے گا تو ان کو خود دوست بنا دے گا۔ یعنی وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ خدا نے منہاج نبوت پر اس سلسلہ کو چلایا ہے۔ مداہنت سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ اپنا حصہ ایمان بھی گنواؤ گے۔"

میں حیران ہوں کہ اس حوالہ کو جناب مولوی صاحب نے غیر احمدیوں کے جنازہ کے جواز کے ثبوت میں کس طرح پیش کر دیا ہے۔ اس میں تو صریح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مکذبین اور مخالفین کے جنازہ سے روک دیا ہے۔ اور جنازہ سے روکنے کی وجہ بھی یہ بتلائی ہے۔ کہ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اور منہاج نبوت کی رو سے ان کا جنازہ ناجائز ہے۔ کیونکہ منہاج نبوت کی رو سے صرف خاص قسم کے مصدقین یا ایمان لانے والوں کا جنازہ ہی جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی غیر مصدق کے جنازہ کو جائز قرار نہیں دیا۔ پس جب سلسلہ احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منہاج نبوت پر قرار دیا ہے۔ تو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکذبین و منکرین کا جنازہ ممنوع ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکذبین و منکرین کا جنازہ بھی ممنوع قرار پائے گا۔ اور صرف ان مصدقین کا جنازہ جائز ہوگا جن کا جنازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے جائز ثابت ہو۔

پس اس حوالہ نے آفتاب نصف النہار کی طرح اس امر کو روشن کر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آپ کے مخالفین یعنی غیر مصدقین کا جنازہ سراسر ناجائز ہے۔ اس لئے ناجائز ہے۔ کہ وہ مسلمان نہیں۔ اور چونکہ سلسلہ احمدیہ منہاج نبوت پر واقع ہے۔ اس لئے کسی کے جنازہ کے جواز و عدم جواز کی وجوہ وہی ہو سکتی ہیں۔ جن کے ماتحت اسلام میں کسی کا جنازہ جائز یا ناجائز قرار دیا گیا ہے

افسوس ہے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس حوالہ میں بھی ناواجب تصرف سے کام لیا۔ حوالہ کے آخری حصہ کا درج کرنا تو ان کے لئے موہان روح تھا۔ کیونکہ جناب مولوی صاحب آجکل تو مکذب اور مکفر غیر احمدیوں کو بھی مسلمان سمجھتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حوالہ میں مکذبین کو مسلمان تسلیم نہیں کیا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فتوے غیر مبایعین کے موجودہ خود ساختہ فتووں اور مسلک کے سراسر خلاف تھا۔ اس لئے دیدہ دانستہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس کا ایک حصہ حذف کر دیا کہ کہیں غیر احمدی یہ فتوے پڑھ کر ان پر یہ اعتراضات نہ کرنے لگ جائیں۔ کہ آپ لوگ حضرت مرزا صاحب سے بہت دور جا چکے ہیں۔ کیونکہ وہ تو اپنے مکذبین اور مخالفین کو مسلمان نہیں سمجھتے مگر آپ لوگ آئے دن یہ پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ کہ ہمارا یہ مذہب ہے۔ کہ مرزا صاحب کا مکذب اور مخالف بھی کافر نہیں۔ یہ صرف قادیانیوں کا غلو ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔

پس چونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب اس اعتراض سے ڈرتے تھے۔ اس لئے حوالہ کے اس ضروری حصہ کو جس میں ان لوگوں کا مسلمان نہ سمجھنے کی وجہ سے جنازہ ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کو منہاج نبوت پر قرار دیا گیا ہے۔ عمداً حذف کر دیا ہے۔ ایسی ناواجب کارروائی کی توقع تو کسی دیانتدار مناظر سے نہیں ہو سکتی۔

پس ایک مذہبی پارٹی کے امیر کا یہ طریق اور پارٹی بھی وہ جو یہ دعوی کرتی ہے۔ کہ صرف وہی صداقت کی علمبردار ہے۔ اس بات کی واضح اور روشن دلیل ہے کہ حضرت میاں صاحب موصوف کے بالمقابل جناب مولوی محمد علی صاحب مسئلہ جنازہ کی بحث میں پورے طور پر عاجز رہ چکے ہیں۔ اور ان کا دل خود اس عجز کا معترف ہے۔

قاضی محمد نذیر لائلپوری لیکچرار جامعہ احمدیہ

زراعت ماسٹر کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ایک زراعت ماسٹر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ جلد بھجوا دیں۔ صرف ٹرینڈ احباب ہی یا جو اس مضمون کے پڑھانے میں تجربہ رکھتے ہیں وہ درخواستیں بھجوائیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

علم اکسیر اور کیمیا کا روشن پہلو

(۸)

ہاں یہ سوال کہ مشبہ چاہتا ہے کہ اس کے لئے مشبہ بہ کا وجود بھی پایا جائے مثلاً جو شخص یہ کہے کہ فلاں یوسف یا چاند کی طرح خوبصورت ہے۔ تو اس تشبیہ میں یوسف اور چاند جس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس کا وجود بھی ضروری ہے اسی طرح جب نفس کو حضرت کے کلام میں مس سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور اس مس کا زر ہو جانا۔ اہل اللہ کی دوستی سے قرار دیا ہے۔ جس کو کیمیا سے تشبیہ دی گئی ہے۔ تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مس کیمیاوی عمل سے زر بن سکتا ہے۔ ورنہ تشبیہ کا مفاد باطل ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ بعض تمثیل بہ خطابیات کے طور پر مفروضات ذہنیہ سے تعلق رکھتے ہیں جیسے منطقی اصطلاح میں جزئی کا وجود موجود فی الخارج بھی ہے اور موجود فی الذہن بھی۔ لیکن کلی کا وجود ذہن میں تو پایا جاتا ہے لیکن موجود فی الخارج نہیں پایا جاتا۔ اسی طرح اکسیر اور کیمیا، کی مثال میں ہما کا مشہور لفظ ہے جس کی سعادت اور برکت کی نسبت مشہور ہے کہ جس کے سر پر اس کے بال و پر کا سایہ پڑ جائے وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ یا دولت مند ہو جاتا ہے اور اس کی نحوست سعادت سے بدل جاتی ہے۔ لیکن کسی نے اسے آج تک دیکھا نہیں۔ لیکن لوگ اس کی نسبت اپنے بیٹوں کے نام ہمایوں رکھ دیتے ہیں کہ خدا کرے یہ لڑکا ہما کی برکت اور سعادت کا نصیبہ رکھنے والا ہو۔ اس کا وجود بھی از قبیل مفروضات ہی ہے اور شاید یہ نام عربوں کی اس فال کے طریق سے اخذ کیا ہو۔ جو وہ پرندوں سے لیتے کہ دائیں طرف اڑ کر جانے والے کو مبارک سمجھتے۔ اور بائیں طرف جانے والے کو منحوس قرار دیتے۔ حالانکہ یہ بات بھی از قبیل مفروضات ہی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ؎

کسے کہ سایۂ بال ہماش سود نداد
بپائیدش کہ دو روزے بظل ما باشد

پس اکسیر اور ہما اور پارس نوادرات دہر سے ہوں یا مفروضات سے بہرحال ایسی چیز سے مراد ہیں جو ناقص کو کامل اور منحوس کو مبارک کر دینے والی چیز ہے یا ادنے کو اعلے کر دینے والی۔ جیسے کیمسٹری کے طریق پر آج لوہے کی مشین پرزے۔ لوہے سے بنی ہوئی مشینیں اور کلیں اور دوسری ایجادیں اور قیمتی صنعتیں کیمسٹری کیمیاوی طریق پر کس قدر اعلے اور قیمتی بن گئی ہیں پس یہ کیمیا ہے اور اکسیر ہے۔ اور نیز قدرت کا ارضی مواد سے زر و سیم وغیرہ اجساد کا تیار کرنا اعلے اکسیر اور کیمیا ہے۔ اور ایک نبی کے ذریعے کسی کافر اور منافق کا جو دوزخی تھا مومن ہو کر جنتی بن جانا سب سے بڑی اکسیر ہے۔

(۹)

بعض محققین جو عارفانہ بصیرت اور خدا تعالے کو واحد لاشریک یقین کرتے ہیں اپنے موحدانہ مذاق سے۔ وہ موجودات عالم پر محققانہ اور عارفانہ نظر ڈالنے کے ساتھ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ خالق اور مخلوق کے درمیان جیسے بلحاظ ذات وصفات و افعال و شان احدیت و صمدیت نمایاں فرق ہے۔ کہ خدا تعالے کی ہستی کو مخلوق کی ہستی پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ خدا تعالے اپنی ہستی میں اور اپنے قیام اور بقا میں کسی اور چیز کا مطلقاً محتاج نہیں۔ لیکن خدا کے سوا ہر ایک چیز اپنے قیام ہستی اور بقا میں ہر آن خدا تعالے کی محتاج ثابت ہو رہی ہے۔ خدا تعالے بھی دیکھتا ہے۔ اور مثلاً انسان بھی دیکھتا ہے۔ لیکن خدا کے دیکھنے اور انسان کے دیکھنے کے درمیان بہت بڑا فرق ہے۔ خدا تعالے جسمانی آنکھوں کے سوا دیکھتا ہے۔ وہ دیکھنے کے لئے کسی ظاہری روشنی کا محتاج نہیں۔ پھر وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور روشنی اور تاریکی میں برابر دیکھتا ہے۔ قریب اور دور کی چیز کو دیکھتا ہے۔ حجاب اس کے سامنے کوئی حجاب نہیں۔ اور پردہ اس کی نظر کے سامنے کوئی پردہ نہیں۔ زمانہ کے لحاظ سے ماضی حال اور مستقبل کے حالات اور واقعات بلحاظ علم غیب و مشاہدہ ایک ہی جیسے ہیں۔ لیکن انسان ہاں عاجز انسان خدا تعالے کی خصوصیات میں سے کسی ایک خصوصیت میں بھی شریک نہیں اور گو انسانی افعال کو بھی مبدء فیوض سے افاضہ کی نسبت کے لحاظ سے صفت خالقیت کے فیض کا ہی ظہور سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی خدا تعالے اپنی شان توحید کو ملتبس کرنا نہیں چاہتا اور اسی توحید کے پاس سے وہ اپنے افعال کو انسانی افعال کے مقابل متبائن اور متمایز کی نسبت سے ظاہر کرتا ہے۔ یعنے انسان کے فعل سے خدا اپنے فعل کو مرتبہ تقدس کی خاطر جدا رکھتا ہے۔ جو خدا کرتا ہے وہ انسان سے نہیں ہو سکتا۔ اور جو انسان کرتا ہے خدا اسے کر تو سکتا ہے پر کرتا نہیں۔ تا اس کی توحید نمایاں شان کے ساتھ جلوہ نما رہے مثلاً انسان غلہ تیار شدہ کا ایک دانہ بھی پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اناج کو پیدا کرنا صرف خدا ہی کا خاصہ ہے پھر انسان اناج کو پیس کر روٹی پکا لیتا ہے۔ اور گو خدا ایسا کر سکتا ہے۔ کہ قدرت سے روٹی ویسی ہی تیار کر دے لیکن وہ انسان کی طرح روٹی تیار کرنے کو بوجہ توحید کے ملتبس ہونے کے اپنی شان احدیت کے خلاف پسند نہیں فرماتا۔ اسی طرح سونا خدا بناتا ہے اور زیور انسان بناتا ہے۔ خدا زیور نہیں بناتا۔ اس لئے کہ اس کی توحید ملتبس نہ ہو۔ اسی طرح انسان بھی سونا نہیں بنا سکتا۔ اس لئے کہ اگر انسان بھی اسے بنا سکے تو اس طرح سے توحید پھر بھی ملتبس ہوتی ہے۔ پس حد فاصل خالق اور مخلوق کے درمیان بصورت تباین مرتبہ توحید اور اس قدرتی صیانت کا نمونہ ہے۔ جو عالم موجودات کے ہر شعبہ میں محسوس اور مشہود ہو رہا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اکسیر جس سے سونا بن سکتا ہے۔ وہ اکسیر الہٰی ہے۔ جو قانون قدرت کے ماتحت معدنیات اور طلا کی شکل میں ظاہر ہو رہی ہے۔ اور نمونہ قدرت کا یہ تحقق اپنے روشن پہلو کے لحاظ سے بالکل نمایاں ہے۔ اور یہ تو نمایاں اور روشن ہے ہی۔ لیکن کیمیا کا ذب والے اپنے عمل اکسیر کو ویسا پوشیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اس کا نام ہی السر المکتوم اور السر العظیم اور السر الاعظم رکھتے ہیں۔ تا وہ پوشیدہ ہی رہے اور شاید اس لئے پوشیدہ رکھتے ہوں۔ کہ اس کی خامی اور دھوکہ ظاہر ہونے پر قانون کی گرفت میں نہ آ جائیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض لوگ قانونی گرفت سے بچنے کے لئے حملانی طریق کا عمل اختیار کرتے ہیں۔ تا کھوٹ کے ساتھ اصل سونا ملانے سے بر موقع امتحان ملامت اور گرفت سے بچ سکیں۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ دال میں کچھ کالا کالا وہ خود بھی سمجھتے ہیں*

خاکسار۔ ابو البرکات غلام رسول راجیکی

ضرورت

نظارت ہذا کو ایک ایسے دوست کی خدمات کی ضرورت ہے۔ جو فوجی ٹریننگ رکھتے ہوں۔ اور صحت کے لحاظ سے ہر طرح سے تندرست اور مستعد نوجوان ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ امیدوار مخلص اور قابل اعتبار احمدی ہو۔ رہائش قادیان ہی ہوگی۔ اور تنخواہ دس روپیہ ماہوار دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اس قومی خدمت کے لئے مقامی عہدہ داران کی سفارش کے ساتھ جلد سے جلد اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ

ہفتہ تعلیم و تلقین کا انعقاد اور بیرونی مجالس

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک کے ماتحت سب کمیٹی خدام وانصار مرکزیہ نے احباب جماعت کو مسئلہ نبوت کی تعلیم دینے کے لئے ۲۴ تا ۳۰ / ہجرت ۱۳۲۰ھ کی تاریخیں مقرر کی تھیں مقامی مجالس کی کارگذاری کی مختصر رپورٹ ایک گذشتہ پرچہ میں پیش کی جاچکی ہے۔ اس رپورٹ میں بیرونی مجالس کی مساعی کا خلاصہ پیش ہے۔

شملہ

دوران ہفتہ میں دو مراکز پر تقاریر ہوتی رہیں جنمیں شیخ عبدالرحمن صاحب - چودھری نورالدین صاحب منیر - چودھری مبارک احمد صاحب - مرزا عبداللطیف صاحب - چودھری رحمت اللہ صاحب اور عبدالحق صاحب رامہ نے تقاریر کیں - آخری روز تمام جماعت کا ایک مشترکہ جلسہ ہوا جس میں آنریبل سر محمد ظفراللہ خان صاحب نے قریبًا ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی جس میں مسئلہ نبوت پر پورے بسط سے روشنی ڈالی -

ڈیرہ غازیخاں

چودھری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار - مرزا شریف بیگ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ جیل - مولوی محمد زمان صاحب - مرزا نصراللہ بیگ صاحب - بھائی عبدالرحمن صاحب - ملک عزیزالدین صاحب نے تقاریر کیں - ان جلسوں کے نتیجہ میں یہ محسوس کیا گیا - کہ احباب جماعت میں علمی مسائل کی پوری واقفیت کا شوق ترقی کر رہا ہے -

لائل پور

چودھری نذیر احمد صاحب بی - اے - چودھری عبدالاحد صاحب امیر جماعت شیخ محمد یوسف صاحب - فضل کریم صاحب اور آغا عبداللطیف صاحب کی تقاریر ہوئیں - سوائے معذور اصحاب کے سب شریک ہوتے رہے

گجرات

مقرر کردہ ہفتہ سے پیشتر بعض احباب کی تقاریر کرائی گئیں - اس کے بعد تیاری کرکے چودھری محمد افضل صاحب - چودھری بشارت احمد صاحب - ملک فیض الرحمن صاحب فیضی - مولوی محمد رمضان صاحب - چودھری احمدالدین صاحب اور چودھری اعظم علی صاحب سب جج نے تقاریر کیں - امتحان کے خیال سے باقاعدہ نصاب مقرر کیا گیا -

نصرت آباد

پہلے تین دن مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے اور بعد میں ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب نے تفصیلی نوٹ لکھوائے -

پاک پٹن

چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت روزانہ درس دیتے رہے -

دنیاپور ضلع ملتان

دوستوں کو مسئلہ نبوت کے تمام پہلوؤں پر غلام نادر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوٹ لکھواتے رہے -

پشاور شہر

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ - مولوی خلیل الرحمن صاحب مولوی فاضل - عبدالکریم صاحب - مرزا نثار احمد صاحب - حکیم مرغوب اللہ صاحب اور ڈاکٹر فتح الدین صاحب لیکچر دیتے رہے - حاضری ۵۰ کے قریب رہی - تمام احباب لیکچر لکھ کر لاتے - تاکہ آسانی سے نوٹ لکھے جا سکیں -

انبالہ شہر

بابو کرامت اللہ صاحب - میاں محمد مستقیم صاحب - ماسٹر برکت اللہ صاحب - ماسٹر علی محمد صاحب - بابو عبدالحلیم صاحب اور عبدالرحمن صاحب کی تقاریر ہوئیں جن میں اسباق کے طور پر مسئلہ نبوت سمجھایا جاتا رہا -

میانوالی خانا نوالی ضلع سیالکوٹ

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی روزانہ سبقًا سبقًا پڑھاتے رہے -

گھٹیالیاں

چودھری بشارت احمد صاحب - حکیم فیروزالدین صاحب - سید نذیر حسین صاحب - مولوی شاہ محمد صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مبلغ نے تقاریر کیں -

راولپنڈی

مرزا بشیر احمد صاحب - عبدالرحمن خان صاحب - ماسٹر عنایت اللہ صاحب - اور چودھری ظہیر احمد صاحب نے تقاریر کیں - احباب کی سہولت کے لئے دو جگہ جلسہ کا انتظام کیا گیا -

سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی

سید عبدالقیوم صاحب - میاں مشتاق احمد صاحب - سید عبدالرشید صاحب - مولوی نورالٰہی صاحب اور محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت کی تقاریر ہوئیں - جن میں سب احباب جماعت شریک ہوتے رہے - اور سب کے سب امتحان میں کامیاب ہوئے - دس گیارہ سال کی عمر کے دو چھوٹے بچوں نے بھی اس پرچہ میں کامیابی حاصل کی - جوکہ جماعت کے دوسرے اہل علم احباب کیلئے تجویز کیا گیا تھا -

سکندرآباد دکن

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی - سیٹھ علی محمد صاحب ایم - اے اور مولوی عبدالرحیم صاحب مولوی فاضل کی تقاریر کے علاوہ ایک روز جملہ اراکین خدام وانصار کی تقاریر بھی کرائی گئیں حاضری اچھی رہی

حیدرآباد دکن

احباب جماعت روزانہ احمدیہ جوبلی ہال میں جمع ہوتے رہے - جہاں انہیں نوٹ لکھوائے جاتے رہے -

دہلی

دہلی میں چونکہ احباب جماعت کا روزانہ جمع ہونا مشکل ہے - اسلئے وہاں ہفتہ وار تقاریر کا انتظام کیا گیا

جمشید پور

یہاں کے احباب نے موسمی تعطیلات کی بنا پر التواء کی اجازت چاہی ہے - بقیہ مجالس سے درخواست ہے - کہ براہ نوازش اپنی رپورٹیں جلد از جلد ارسال فرمائیں - تاکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا سکیں -

خاکسار خلیل احمد سکرٹری سب کمیٹی خدام وانصار

سرکاری ملازمتوں میں فرقہ وارانہ نیابت

حکومت پنجاب اطلاع عامہ کیلئے سرکاری ملازمتوں میں بھرتی اور ترقیوں کے معاملہ میں اپنی پالیسی کی بکرر وضاحت کرنا چاہتی ہے - یہ اقدام اسلئے اور بھی زیادہ ضروری ہوگیا ہے - کہ انجمنوں اور جماعتوں میں خاص خاص اقوام کے حقوق حکومت کو پیش کرنے کے متعلق رجحان بڑھ رہا ہے - اور اسمبلی میں اس موضوع پر سوالات کے ذریعہ عام دلچسپی کا اظہار کیا گیا ہے -

فرقہ وارانہ نیابت کا اصل حکومت کے تمام محکموں میں بھرتی کی غرض سے تسلیم کر لیا گیا ہے - مقررہ تناسب یہ ہے مسلم ۵۰ فیصدی - سکھ ۲۰ فیصدی - ہندو اور دیگر اقوام ۳۰ فیصدی - کسی بڑی قوم کی تحتی ذاتوں یا تحتی تقسیموں یا مختلف علاقوں کے امیدواروں میں کوئی تمیز نہیں رکھی گئی - اور نہ رکھی جا سکتی ہے - بعض قسم کی اسامیوں مثلاً ڈویژنل یا اضلاعی کلرکی کے عملوں اور ماتحت عدالتوں کے عملوں میں جہاں ڈویژن وار بھرتی کی جاتی ہے - فرقہ وارانہ فی صدی کا اس طریق پر انتظام کیا گیا ہے - کہ سارے پنجاب میں فرقہ وارانہ تناسب پر اصل ڈالے بغیر ہر علاقہ میں درست طور پر فرقہ وارانہ نیابت قائم رکھی جا سکے -

یہ فرقہ وارانہ تناسب ابتدائی تقرری کے وقت نافذ کیا جاتا ہے - بعد ازاں ملازمت میں ترقی قابلیت - خاص اسامیوں کے لئے افراد کی موزونیت اور انتظامی سہولت کے لحاظ سے دی جاتی ہے - متعلقہ جاری کردہ ہدایات پر عمل درآمد کی غرض سے اب تمام محکموں کو ایک سالانہ نقشہ پیش کرنا پڑتا ہے - جس میں یہ دکھایا جاتا ہے کہ سال ماسبق میں بھرتی کس طرح کی گئی تھی - اور اگر کوئی بے قاعدگی ہو - تو اسے درست کر دیا جاتا ہے -

حکومت ایسے مکتوبات کو تسلیم کرنے کی ذمہ داری نہیں لے سکتی - جو ان غرض مند جماعتوں سے اس قوم کی سرکاری ملازمتوں میں تقرری کے متعلق موصول ہوں - جس کی وہ نمائندگی کرتی ہوں - لیکن یہ عام طور پر واضح کر دینا چاہتی ہے - کہ ایسی تمام صورتوں میں جن میں مذکورہ بالا اصولوں سے انحراف کئے جانے کے متعلق خاص مثالیں اس کے نوٹس میں لائی جائیں تحقیقات کی جاتی ہے - اور مناسب کارروائی اختیار کی جاتی ہے -

نور احمد ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات (پنجاب)

گورنمنٹ میڈیکل سکول امرتسر

ان اصحاب کی خاطر جنہوں نے امسال ایف ۔ ایس ۔ سی (میڈیکل گروپ) پاس کیا ہے ۔ اور جو میڈیکل سکول امرتسر میں داخل ہونے کے خواہشمند ہوں ۔ چند ضروری کوائف تحریر کئے جاتے ہیں ۔

(۱) داخلہ کی درخواستیں پرنسپل صاحب میڈیکل سکول امرتسر کے دفتر میں ۱۵ر جولائی تک پہنچ جانی چاہئیں ۔ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹوں کا ہمراہ ہونا ضروری ہے ۔

(ا) ایف ۔ ایس ۔ سی (میڈیکل گروپ) پاس کرنے کا سرٹیفیکیٹ ۔

(ب) کالج کے پرنسپل سے حاصل کردہ کریکٹر سرٹیفیکیٹ ۔

(ج) ضلع کے کسی آفیسر سے جو تحصیلدار کے عہدہ سے کم نہ ہو ۔ حاصل کردہ ریسپکٹیبلٹی سرٹیفکیٹ

(د) ضلع کے کسی معززترین شخص سے دستخط شدہ ڈسکرپٹو رول

(۲) امیدواروں کے لئے مندرجہ ذیل اوصاف کا ہونا ضروری ہے ۔

(ا) امیدوار کی عمر ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۱ء کو سترہ سال سے زیادہ ہونی چاہیئے ۔

(ب) امیدوار کی جسمانی صحت اچھی ہونی چاہیئے ۔

(ج) امیدوار پنجاب کا باشندہ ہونا چاہیئے اگر صوبہ سرحد یا کسی ریاست کا باشندہ ہو تو وہ اپنے صوبہ یا ریاست کی گورنمنٹ کی طرف سے نامزد ہو کر داخل ہو سکتا ہے ۔

نوٹ (۱) ایل ۔ ایم ۔ ایس کا کورس پانچ سال کا ہے ۔ اور ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس کے برابر ہے ۔

(۲) داخلہ کے فارم وغیرہ پرنسپل کے دفتر سے مل سکتے ہیں ۔

(۳) مزید معلومات کیلئے پراسپکٹس جو گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور سے قیمتاً مل سکتا ہے ملاحظہ فرمائیں ۔

خاکسار مرزا عبدالرحیم سیکنڈ اسسٹنٹ میڈیکل سکول امرتسر

بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار بھٹہ کے متعلق اعلان

میاں بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار بھٹہ دھاریوال کے خلاف عبدالرحیم صاحب اوورسیر کی مبلغ ۱۸۲ روپے کی ڈگری بابت کرایہ مکان ہے ۔ اور کچھ اور کا بھی مبلغ ۲۸/۸/- کا مطالبہ ہے جسکی بھی ڈگری دارالقضاء سے ہو چکی ہے ۔ باوجود وعدوں کے بشیر احمد صاحب نے مندرجہ بالا ڈگریوں کی ادائیگی کی معقول اور تسلی بخش صورت ادائیگی پیش نہ کی تو مجبوراً شعبہ ہذا انکے خلاف تعزیری کارروائی کیلئے رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کر دیگا ۔

انچارج شعبہ تنفیذ نظارت امور عامہ

دواخانہ خدمتِ خلق کی مجرّب ادویہ

ہمارے دواخانہ میں تمام نسخے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ اور دہلی کے مشہور عالم شریف خانی خاندان کے اطباء کے اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ مناسب قیمت پر مل سکتے ہیں ۔ ہمارے تیار کردہ نسخوں کی عمدگی کا اندازہ آپ دواخانہ کی مفرد ادویہ کو دیکھ کر لگا سکتے ہیں خاص طور پر تلاش کر کے ہندوستان کے مختلف گوشوں سے جمع کی جاتی ہیں ۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں کی تیار کردہ خاص ادویہ نہایت مفید اور مجرب ہیں ۔ اور سینکڑوں آدمی انکا تجربہ کر کے فائدہ اٹھا چکے ہیں ۔ آج ہم ان میں سے ایک خاص دوا یعنی **سرمہ ممیرا خاص** کو پیش کرتے ہیں ۔ یہ سرمہ نہایت مجرب ہے اور ہمارا تجربہ ہے ۔ کہ اسوقت جسقدر سرمے ایجاد ہوئے ہیں سب سے بہتر ہے ۔ آنکھ کی تمام امراض میں مفید ہے ۔ اور بینائی کی کمزوری میں خاص طور پر مفید ہے ۔ کئی خریداروں کی شہادت ہے ۔ کہ اس کے لگانے کے بعد چند دن میں خاص نظر تیز ہو گئی ۔ اور دوسرے سرمے جہاں ناکام رہے ۔ اس سے حیرت انگیز فائدہ ہوا ۔ اس کے خریداروں میں سے چند نام ذیل میں دیئے جاتے ہیں ۔ اس سے آپ اس کی قدر کا اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ حضرت جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے ۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ ۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب ۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ۔ مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم ۔ اے ۔ سی ۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلےٰ ۔ خانصاحب نعمت اللہ خانصاحب ایس ۔ ڈی ۔ او ۔

ان کے علاوہ

اور بہت سے معززین قادیان اور باہر کے اصحاب اس دوا کو خرید چکے ہیں ۔ اور اس کے مفید ہونے کا تجربہ کر چکے ہیں ۔

قیمت فی تولہ عما ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ :-

مینیجر دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ جون۔ آج مسٹر چرچل نے روس پر جرمن حملہ کے متعلق ایک تقریر براڈکاسٹ کی اور کہا آج روس کے لوگوں کو ان تمام مصائب کا سامنا ہے۔ جو بلجیم ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ فرانس وغیرہ ممالک کے رہنے والوں کو برداشت کرنی پڑیں ہیں۔ میں نے تو روس اور یورپ کے تمام ملکوں کو قبل از وقت متنبہ کر دیا تھا۔ اگر اس وقت میری پکار کو سن لیا جاتا تو حالات بہت مختلف ہوتے۔ ہٹلر اس وقت خون بہانے والی۔ اور بربریت سے بھرپور جنگی مشینوں کا مالک ہے۔ اور ہمارا گذشتہ جنگ کا رفیق روس ان مشینوں کی زد میں ہے۔ دنیا ہماری پالیسی معلوم کرنا چاہتی ہے۔ جو یہ ہے کہ ہٹلر اور اس سے جرمنی کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ ہم ایک ایک جرمن اور درندے نازی کو بیخ کر کے دم لیں گے۔ ہر وہ حکومت جو نازیت کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی ہماری مدد کی مستحق ہوگی۔ سو ہم پوری طاقت کے ساتھ روس کو مدد دیں گے۔ روس کو ہماری اقتصادی اور ٹیکنیکل امداد ہر ماہ زیادہ سے زیادہ ہوتی جائے گی۔ روس پر حملہ دراصل چین اور ہندوستان کے لئے شدید خطرہ کا پیش خیمہ ہے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ روس میں ۱۸ سے ۴۰ سال تک عمر کے نوجوانوں کے لئے جبری بھرتی کے احکام جاری کر دئیے گئے ہیں۔ اور تمام جرمن باشندوں کو نظر بند کر دیا ہے۔ روسی طیاروں نے بھاری تعداد میں مشرقی پرشیا پر بمباری کی۔ جرمن ہائی کمانڈ کا دعوے ہے۔ کہ ان کو بھگا دیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ روس کی ہوائی طاقت بہت زیادہ ہے اور ہر شخص کو پیراشوٹ کی ٹریننگ حاصل ہے۔ روسی ایئر فورس میں ہوا باز عورتیں بھی ہیں۔

لنڈن ۲۲ جون۔ نازی گورنمنٹ نے روس پر حملہ کے وجوہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ روس نے جرمنی سے جو معاہدہ کیا۔ وہ دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے تھا۔ فن لینڈ اور ریاست ہائے بالٹک پر قبضہ دراصل جرمنی کی مخالفت کی وجہ سے ہے۔ یوگوسلاویہ کی حکومت کو امداد کی خفیہ دستاویز بھی جو ہمارے قبضہ میں ہے۔ سر سٹیفورڈ کرپس کے ذریعہ برطانیہ سے ساز باز کی۔ بلغاریہ اور ترکی پر قبضہ کا مطالبہ کیا۔ روسی طیارے عمداً جرمنی پر پرواز کرتے رہے۔ بلغاریہ میں بغاوت پھیلانے کی کوشش کی۔ اور اس کا دستاویزی ثبوت بھی ہے۔ روسی گورنمنٹ نے اس کی تردید کی۔ اور کہا ہے کہ یہ دستاویزات سب جعلی ہیں۔

لنڈن ۲۲ جون۔ ہٹلر نے اپنے سپاہیوں کے نام ایک براڈکاسٹ پیغام میں کہا۔ کہ جرمنی کے بہادر سپاہیو! جرمن قوم کا مستقبل اور یورپ کی آئندہ قسمت کا فیصلہ آج تمہارے سپرد کیا جاتا ہے۔

ڈیورچ ۲۲ جون ایک نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ برطانیہ کے پیراشوٹ دستے بولون سے ۲۵ میل جنوب کی طرف ایک جرمن ہوائی اڈہ میں اترے۔ اڈہ کے علاوہ تیس ہوائی جہاز بھی تباہ کر دیئے چالیس جرمنوں کو قید کر لیا۔ اور ان کو لے کر ساحل سمندر پر آئے۔ اور جہازوں کے ذریعہ انگلینڈ روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۲۲ جون۔ جنرل ویول نے جبوتی کے فرانسیسی گورنر کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ کہ جنرل ڈیگال کے ساتھ مل جائے۔ اور ڈکٹیٹری ممالک سے قطع تعلق کا اعلان کر دے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گورنر مذکور نے ان تجاویز کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ پیٹان گورنمنٹ نے اس پر برطانیہ سے پروٹسٹ کیا ہے۔

لکھنو ۲۲ جون۔ احرار کے پیدا کردہ فتنہ مدح صحابہ وغیرہ کے سلسلہ میں جو فساد اور قتل و خونریزی ہوئی۔ اس کے نتیجہ میں گیارہ سنیوں کو عبور دریائے شور کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ روسی ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے۔ کہ جرمنی کے ۶۵ ہوائی جہاز برباد کر دئیے گئے ہیں۔ جرمن ہائی کمانڈ کا بیان ہے۔ کہ روسی طیاروں نے حملے کئے۔ مگر نقصان بہت کم ہوا۔ روم ریڈیو کا بیان ہے کہ رومانوی فوجوں نے اس محاذ پر اپنی کا شہر سر کر لیا ہے۔ جو جرمن اور رومانوی فوجیں اس محاذ پر لڑ رہی ہیں۔ ان کی کمان جنرل انٹانسکو کے سپرد ہے۔ جرمن جہازوں کو وزارت بحری نے حکم دیا ہے۔ کہ فوراً جرمن بندرگاہوں میں پہنچ جائیں۔ یا نہیں تو فوراً سویڈن کے سمندر میں آجائیں۔

لنڈن ۲۳ جون۔ آج یہاں کے امریکن سفیر نے روسی سفیر سے ملاقات کی۔ اور اس لڑائی کے بارہ میں بات چیت کی۔ کل واشنگٹن میں لارڈ ہیلی فیکس نے مسٹر سمر ویلز سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ اب ہمیں جرمنی کے خلاف زیادہ سے زیادہ کارروائی کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ مسٹر چرچل نے اپنی تقریر میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے برطانوی اور امریکن پریس بھی ان کی تائید کر رہا ہے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ رائل ایئر فورس برابر جرمنی پر حملے کر رہا ہے۔ کل بھی رائن لینڈ اور شمال مغربی علاقہ پر حملے کئے۔ کئی جگہ زبردست آگ لگ گئی۔ ہمارے تین طیارے برباد ہو گئے۔

قاہرہ ۲۳ جون۔ دمشق کے پاس ایک اہم ہوائی اڈہ پر اتحادی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ نیز مرجع العیون کے علاقہ میں دو قلعوں پر بھی۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ روس و جرمنی کی جنگ کے متعلق آج پچھلے پہر کوئی سرکاری خبر روس سے نہیں آئی۔ روسی ہائی کمانڈ کا ایک اعلان براڈکاسٹ کرتے ہوئے آج صبح ماسکو ریڈیو نے بتایا تھا۔ کہ جرمن فوجوں کو ایک کے سوا سب علاقوں میں پیچھے ہٹا دیا گیا ہے اس علاقہ میں وہ بہت جان کھپا کر اور بہت سی جانیں گنوا کر تین گاؤں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی توپوں نے بحیرہ اسود میں جرمن اور رومانوی جنگی جہازوں پر گولے برسائے اور کہ بحیرہ بالٹک میں چار روسی تجارتی جہاز جن کا وزن چھ ہزار ٹن ہے ڈبو دئیے گئے ہیں۔ جرمن ہوائی جہازوں نے بحیرہ اسود کی روسی بندرگاہوں پر۔ اور روسی ہوائی جہازوں نے فن لینڈ کی قلعہ بندیوں اور چھاؤنیوں پر حملے کئے

لنڈن ۲۳ جون۔ ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جرمنی روس میں کیا کیا نئی چالیں چلے گا۔ اب تک یہی معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن فوجیں جنوب میں شاید دو طرف سے بڑھیں گی۔ ایک رومانیہ میں سے کاکیشس اور کریمیا سے ہوتی ہوئی۔ اور دوسری پولینڈ سے یوکرین کے شہر کیو کی طرف۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ روسی ہوائی بیڑہ جرمن ہوائی بیڑے کا کس طرح مقابلہ کرتا ہے۔ اور روس اپنی ناکافی ریلوں اور سڑکوں کے باوجود سامان اور فوجیں ایک سے دوسری جگہ کس طرح پہنچاتا ہے۔ اس نے اپنی فوجی طاقت کو ہمیشہ مخفی رکھا۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ فن لینڈ میں تجربوں کے بعد سٹالن نے اپنی فوج کو نئے سانچے میں ڈھالنا شروع کر دیا تھا۔ اور عرصہ سے اپنی پیدل فوج کو موٹر فوج میں تبدیل کر رہا تھا۔ اس نے پیراشوٹ فوج کو بہت ترقی دی ہے۔ وہ موٹر گاڑیاں اور ہوائی جہاز یورال کے پہاڑوں میں تیار کر تا رہا ہے۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ کتنے مضبوط ہیں۔ اس کے پاس اتنے ہی ہوائی جہاز بیان کئے جاتے ہیں جتنے جرمنی کے پاس ہیں۔ لیکن گزشتہ دو سال میں طیارہ سازی کی صنعت میں جو ترقی ہوئی ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے اس سے کتنا فائدہ اٹھایا ہے۔ روسیوں کا بیان ہے کہ ان کے پاس ایسے ایسے بمبار اور شکاری طیارے ہیں جن کا دنیا کو پتہ نہیں۔